الورقات المختلفة
فيها الفوائد

*رام_کوچھوڑنےکانتیجہ

دمشق کے ادیب شیخ علی طنطاوی نے اپنی

یادداشتوں میں لکھا ہے کہ:

دمشق میں ایک بہت بڑی مسجد ہے کہ جو *"مسجد جامع توبہ"* کے نام سے مشہور ہے-

اس مسجد کا نام *مسجدتوبہ* رکھنے کی وجہ یہ ہے کہ وہاں پہلے 💥فحشاء ومنکرات کا مرکز تھا

ساتویں ہجری میں ایک مسلمان بادشاہ نے اس کو خرید کر وہاں ایک مسجد تعمیر کرائی-

ایک طالب علم کہ جو بہت زیادہ غریب, اور عزت نفس میں مشہور تھا " وہ اسی مسجد کے ایک کمرے میں ساکن تھا-

دو روز گزر چکے تھے کہ اس نے کچھ نہیں کھایا تھا اور اس کے پاس🌺 کھانے کے لئے کوئی چیز نہیں تھی اور نہ ہی کھانا خریدنے کے لیے کوئی پیسہ اس کے پاس تھا ...

تیسرے روز بھوک کی شدت سے اس نے احساس کیا کہ وہ مرنے کے قریب ہے!

سوچنے لگا کہ اب میں اضطراری حالت میں ہوں کہ شرعا حتی مردار اور
یا حتی ضرورت کے مطابق چوری جائز ہے.

اسی بنا پر چوری کا راستہ بہترین راہ تھی.

شیخ طنطاوی کہتے ہیں] ⚪:

یہ سچا واقعہ ہے اور میں ان لوگوں کو اچھی طرح جانتا ہوں اور اس
واقعہ کی تفصیل سے اگاہ ہوں- اور

میں صرف حکایت بیان کرونگا نہ حکم نہ ہی فیصلہ]

یہ مسجد ایک قدیمی محلہ میں واقع ہے اور وہاں تمام مکانات قدیمی
طرز پر اس طرح بنے ہوئے ہیں کہ ایک دوسرے کی چھتیں آپس میں ملی
ہوئی ہیں اور چھتوں سے ہی سارے محلہ میں جایا جاسکتا ہے-

یہ جوان مسجد کی چھت پرگیا اور وہاں سے محلہ کے گھروں کی🌼
طرف چل دیا پہلے گھر میں پہنچا تو دیکھا وہاں کچھ خواتین ہیں تو سر
جھکاکے وہاں سے چلاگیا-

بعد والے گھر پہنچا تو دیکھا گھر خالی ہے لیکن اس گھر سے کھانے کی 🌟
خوشبو آرہی ہے-

بھوک کی شدت میں جب کھانے کی خوشبو اس کے دماغ میں پہنچی تو
آہن ربا کی مانند اس کو اپنی طرف کھینچ لیا. یہ مکان ایک منزل تھا-
چھت سے بالکونی اور پھر وہاں سے صحن میں کود گیا.

فورا باورچی خانے میں پہنچا - دیگچی کا ڈھکن اٹھایا تو اس میں بھرے
ہوئے بینگن کا سالن تھا-

ایک بینگن اٹھایا بھوک کی شدت سے سالن کے گرم ہونے کی بھی پرواہ نہیں کی-

بینگن کو دانتوں سے کاٹا اور جیسے ہی نگلنا چاہا تو اسی وقت عقل اپنی جگہ واپس آگئی اور اس کا ایمان جاگ گیا-

اپنے آپ سے کہنے لگا:

خدا کی پناہ!

میں طالب علم ہوں

لوگوں کے گھر میں گھسوں اور چوری کروں؟؟

اپنے اس فعل پر شرم آگئ,پشیمان ہوا اور استغفار کیا اور پھر بینگن کو واپس دیگچی میں رکھ دیا .

اور جیسے آیا تھا ویسے ہی سراسیمہ واپس لوٹ گیا- اور مسجد میں 🍂 داخل ہوکر شیخ کے حلقہ درس میں حاضر ہوا-

درحالیکہ بھوک کی شدت سے سمجھ نہیں پارہا تھا کہ شیخ کیا درس دے رہے ہیں؟

جب شیخ درس سے فارغ ہوئے اور لوگ بھی متفرق ہوگئے، تو 🍁

- ایک خاتون مکمل حجاب میں وہاں آئی

(اس زمانے میں خواتین کا بغیر حجاب کے وجود نہیں تھا)

شیخ سے کچھ گفتگو کی اور وہ طالب علم ان دونوں کی گفتگو نہیں سمجھ سکا ..

شیخ نے اپنے اطراف میں نگاہ کی تو اس طالب علم کے علاوہ کسی کو وہاں نہ پایا... پھر

اس کو آواز دی اور کہا: تم شادی شدہ ہو ؟

جوان نے کہا: نہیں!

شیخ نے کہا: تم شادی نہیں کرنا چاہتے؟

جوان خاموش رہ گیا...

شیخ نے پھر کہا: مجھے بتاؤ تم شادی کرنا چاہتے ہو یا نہیں؟

اس جوان نے جواب دیا: خدا کی قسم میرے پاس ایک لقمہ روٹی کے لئے پیسے نہیں ہیں...

میں کس طرح شادی کروں؟

شیح نے کہا: یہ خاتون آئی ہے اس نے مجھے بتایا ہے کہ اس کا شوہر وفات پاگیا ہے اور اس شہر میں بےکس ہے اور اس کا دنیا میں سوائے ایک ضعیف چچا کے کوئی عزیز و رشتہ دار نہیں ہے...

اپنے چچا کو یہ اپنے ساتھ لیکر آئی ہے .. ..اور وہ اس وقت اس مسجد کے ایک گوشہ میں بیٹھا ہوا ہے ...اور اس خاتون کو اس کے شوہر سے گھر اور مال ارث میں ملا ہے...

اب یہ آئی ہے اور ایسے مرد سے شادی کرنا چاہتی ہے جو شرعا اس کا شوہر اور اس کا سرپرست ہو- تاکہ تنہائی اور بدطینت انسانوں سے محفوظ رہے.

کیا تم اس سے شادی کروگے ؟

🌹جوان نے کہا: ہاں

اور پھر اس خاتون سے پوچھا: کہ تم اس کو اپنے شوہر کے طور پر قبول کرتی ہو؟

...اس نے بھی مثبت جواب دیا

شیخ نے اس خاتون کے چچا اور دو گواہوں کو بلاکر ان دونوں کا عقد پڑھ دیا اور اس طالب علم کے بجائے خود اس خاتون کا مہر ادا کیا- اور پھر اس خاتون سے کہا: اپنے شوہر کا ہاتھ تھام لو.

.. اس نے ہاتھ تھام لیا اور اپنے گھر کی طرف اپنے شوہر کی رہنمائی کی

...جب گھر میں داخل ہوئی تو اپنے چہرے سے نقاب ہٹادیا

!وہ جوان اپنی زوجہ کے حسن و جمال سے مبہوت ہوگیا

اور جب اس گھر کی طرف متوجہ ہوا تو دیکھا کہ وہی گھر ہے جس میں وہ داخل ہوا تھا .... زوجہ نے شوہر سے پوچھا کہ تمہیں کچھ کھانے کے لئے لے آوں ؟

..کہا: ہاں

اس نے دیگچی کا ڈھکن اٹھایا اور بینگن کو دیکھا اور بولی: عجیب ہے گھر میں کون آیا تھا اور اس نے بینگن کو دانتوں سے کاٹا ہے ..؟! وہ ...جوان رونے لگا اور اپنا قصہ اس کو سنادیا

زوجہ نے کہا: یہ تمہاری امانت داری اور تقوی کا نتیجہ ہے تم نے حرام بینگن کھانے سے اجتناب کیا تو اللہ نے سارا گھر اور گھر کی مالکہ کو .!..حلال طریقے سے تمہیں دیدیا

🌹 *...بہت خوبصورت اور قابل تامل*

.

!سبحان_الله

جو کوئی اللہ کی خاطر کسی گناہ کو ترک کرے اور تقوی اختیار کرے تو

اللہ اس کے مقابل میں بہتر چیز اس کو عطا کرتا ہے

معنى الساعة فى القران

السؤال 140286

ذكر أن هناك ساعة في يوم الجمعة الدعاء فيها مستجاب ، وأن هذه الساعة تكون قبل المغرب على الرأي الأرجح ، فهل معنى الساعة هو المعنى المتعارف عليه 60 دقيقة ؟ أم أن المقصود مدة زمنية فقط ؟ وهل يصح أن أنظر إلى وقت أذان المغرب فأحسب ساعة من قبلها فأبدأ الدعاء ؟ أم أنه يلزم الجلوس بين العصر والمغرب آملاً في أن أوافق هذه الساعة ؟ .

الجواب

الحمد لله.

أولاً:

جاءت لفظة " ساعة " في كتاب الله تعالى ، وفي سنَّة النبي صلى الله عليه وسلم ، وفي كلام الصحابة الأجلاء رضي الله عنهم ، والأئمة من بعدهم ، وليس المراد بها قطعا الساعة بمعناها العرفي الحديث ، وهي " ستون دقيقة " ؛ لأن الساعة بهذا المقدار لم تكن تُعرف في زمانهم ، والساعة في وضعها الحالي لم تكن مصنوعة أصلاً ، فلا اليوم كان مقسَّماً على أربع وعشرين ساعة ، ولا الساعة كانت محسوبة بالدقائق ، بل إن

معنى " الساعة " في أكثر استعمالاتها هي بمعنى " الجزء من النهار " ، أو " الجزء من الليل " ، وقد تطول أو تقصر ، بحسب السياق والمراد في استعمالها ، كما أنها تطلق تلك اللفظة على " القيامة " ، وقد جمع المعنيان في سياق واحد ، وذلك في قوله تعالى (وَيَوْمَ تَقُومُ السَّاعَةُ يُقْسِمُ الْمُجْرِمُونَ مَا لَبِثُوا غَيْرَ سَاعَةٍ) الروم/ 55 ، فلفظة " الساعة " الأولى بمعنى : " القيامة " ، والآخر بمعنى : " الجزء من الزمان " .

قال الشيخ عبد الرحمن السعدي – رحمه الله - :

يُخبر تعالى عن يوم القيامة ، وسرعة مجيئه ، وأنه إذا قامت الساعة : (يُقْسِمُ الْمُجْرِمُونَ) بالله أنهم (مَا لَبِثُوا) في الدنيا إلا (سَاعَة) ؛ وذلك اعتذار منهم ، لعله ينفعهم العذر ، واستقصار لمدة الدنيا .

" تفسير السعدي " (ص 645) .

وتطلق – أيضاً – ويراد بها : " الوقت الحاضر " .

قال الفيروزآبادي – رحمه الله - :

والساعَةُ : جُزْءٌ من أجْزاءِ الجَديدَيْنِ ، والوَقْتُ الحاضِرُ ، (والجمع) : ساعاتٌ ، وساعٌ ، والقيامَةُ ، أو الوَقْتُ الذي تقومُ فيه القيامةُ .

" القاموس المحيط " (ص 944) .

والجديدان هما : الليل والنهار .

ثانياً:

بناء على ذلك يتبين أن " الساعة " المقصودة في حديث النبي صلى الله عليه وسلم في ساعة الجمعة ، وما يشبهه : أن المراد بها : جزء من الوقت ، وقد يقصر ذلك الجزء ، أو يطول ، ويُعرف ذلك من خلال سياق

الحديث ، فساعة الاستجابة يوم الجمعة قصيرة الزمن ، ووقت ساعة الاستجابة كل ليلة أطول منه .

والأحاديث بنصوصها ، وفهمها يدلان على ذلك :

أ. عن أبي هريرة رضي الله عنه أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ : (فِيهِ سَاعَةٌ لا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي يَسْأَلُ اللَّهَ تَعَالَى شَيْئًا إلا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ .

وَأَشَارَ بِيَدِهِ يُقَلِّلُهَا) .

رواه البخاري (893) ومسلم (852) .

وزاد مسلم في لفظ عنده (وَهِيَ سَاعَةٌ خَفِيفَةٌ) .

قال الشيخ محمد بن علان الصديقي – رحمه الله - :

(بيده يقللها) أي : يبين أنها لحظة ، لطيفة ، خفيفة ، وزاد مسلم : (وهي ساعة خفيفة) .

" دليل الفالحين لطرق رياض الصالحين " (6 / 479) .

ب. عَنْ جَابِرٍ قَالَ : سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : (إِنَّ فِي اللَّيْلِ لَسَاعَةً لَا يُوَافِقُهَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ يَسْأَلُ اللَّهَ خَيْرًا مِنْ أَمْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ وَذَلِكَ كُلَّ لَيْلَةٍ) .

إذا أتيت مضجعك فتوضّأ وضوءك للصّلاة، ثم اضطجع على شقّك» الأيمن»، وذهب المالكيّة إلى أنَّ الوضوء قبل النّوم مُستحب.

فضل الوضوء قبل النوم

ومن فضائل الوضوء قبل النوم أن من بات طاهرًا بات معه ملك يستغفر له، بدليل الحديث الذي رواه ابن حبان وغيره: «مَنْ بَاتَ طَاهِرًا بَاتَ فِي شِعَارِهِ مَلَكٌ فَلَمْ يَسْتَيْقِظْ إِلَّا، قَالَ الْمَلَكُ: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِعَبْدِكَ فُلَانٍ، فَإِنَّهُ بَاتَ طَاهِرًا».

وورد حديث عن النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أنه قال: «مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَبِيتُ عَلَى ذِكْرٍ طَاهِرًا، فَيَتَعَارُّ مِنَ اللَّيْلِ فَيَسْأَلُ اللَّهَ خَيْرًا مِنَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ» سنن أبي داوود.
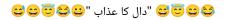
کنجوسی

ایک شخص کی شادی ہوئی تو باوجود مال دار و صاحبِ ثروت ہونے کے بیگم کے نان نفقہ کے حوالے سے بڑی کنجوسی سے کام لیتا۔ کھانے پینے کے حوالے سے موصوف کو دال کے علاوہ کوئی اور کھانا سوجھتا ہی نہیں تھا، خود تو دال پر گزارا کرتا، ساتھ میں بیوی کو بھی اسی ایک سالن پر گزارا کرنے پر مجبور کر دیا۔ تنگ آکر جب کبھی بیوی دال کے علاوہ کچھ اور سبزی، گوشت لانے کا کہتی تو جوابا بری طرح ڈانٹ ڈپٹ کر خاموش کروا دیتا اور دال کے فوائد گنوانا شروع کر دیتا۔

ایک دن بیوی اپنے مائیکے گئی تو اس کے بھائیوں نے بہن کے اترے چہرے، پھیکی پڑتی رنگت اور نقاہت زدہ جسم کو دیکھ کر اندازہ لگایا کہ بہن خوش نہیں ہے۔ وجہ دریافت کرنے پر پہلے پہل تو بہن نے بات ٹالنا چاہی، مگر بھائیوں کے اصرار پر شوہر کی کنجوسی اور دال کا قصہ سنا ڈالا۔
بھائیوں نے کہا کہ : اس کا معاملہ ہم پر چھوڑ دو، بس یہ نیند کی گولی لے جا کر اس کے کھانے میں ڈال دینا۔

بہن نے واپس گھر آ کر شوہر کے لیے اس کی من پسند ڈش (دال) بنائی اور وہ نیند کی گولی اس کے سالن میں ڈال کر اسے کھلا دی۔

اب شوہر جیسے ہی نیند کی گھری وادیوں میں اترا تو اس عورت کے بھائیوں نے آ کر پہلے اس کے کپڑے اتار کر اسے کفن میں لپیٹا، پھر اس کی چار پائی اک اندھیرے، تاریک کمرے میں لے گئے۔

جیسے ہی وہ نیند کی وادیوں کی سیر سے واپس آیا تو اپنے آپ کو کفن میں ملفوف پا کر سمجھا کہ شاید اس کی موت ہو چکی ہے۔ اس کے اس گمان کو یقین میں بدلنے کے لیے عورت کے دو بھائی (دنیاوی) منکر، نکیر بن کر حاضر ہوئے اور سوالات کا سلسلہ شروع کیا : من ربک؟ " (تیرا رب (کون ہے؟

بخیل : ربی اللہ

(ما دینک؟ " (تیرا دین کونسا ہے؟ "

"دینی الإسلام "

(من الرجل الذی بعث فیکم؟ " (نبی کون ہیں؟ "

" محمد ﷺ "

جب ان تین سوالوں کے جواب دے چکا تو ایک چوتھا سوال داغا گیا : "دنیا میں کھانا کیا کھاتے تھے؟

اب کی بار جواب دیا : میں نے تو دال کے علاوہ کوئی کھانا چکھا ہی نہیں
"کبھی۔

اب اس جواب پر یہ کہتے ہوئے اس کی پکڑ ہو گئی کہ : دال کے علاوہ
کبھی کچھ کیوں نہیں کھایا؟ جبکہ اللہ نے فرمایا : ہمارے عطا کردہ
پاکیزہ رزق میں سے خوب جی بھر کر کھاؤ پیو۔" لہذا اب تمہاری سزا یہ
ہے کہ تمہیں قیامت تک کوڑے مارے جائیں، اور یہ کہ کر اس پر کوڑوں
کی ایسی برسات کی گئی کہ بیچارہ درد کی تاب نہ لاتے ہوئے بے ہوش ہو
گیا۔

اب فوراً اسے واپس اسی جگہ لِٹا دیا جہاں سویا تھا اور واپس کپڑے
تبدیل کر دیے۔

جیسے ہی اسے ہوش آیا تو درد سے کراہتے ہوئے بیوی کو سامنے دیکھ کر
" حیرانی کے عالم میں بولا : ہیں....! میں زندہ ہوں؟

ہاں، تمہیں کیا ہونا تھا بھلا؟... ٹھہرو میں دال بنا کر لاتی ہوں۔" بیوی یہ
کہ کر مڑنے ہی لگی تھی کہ فورا اس نے چلاتے ہوئے آواز دی:
نہیںییییییں! دال نہیں، دال کا عذاب بڑا سخت ہے۔ اللہ نے فرمایا ہے :
ہمارے دیے ہوئے پاکیزہ رزق میں سے خوب کھاؤ پیو " اس لیے میں
"گوشت لے کر آتا ہوں آج وہ پکائیں گے۔

(عربی سے اردو)

السؤال

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: من صلى علي في يوم ألف صلاة لم يمت حتى يبشر بالجنة. رواه أبو الشيخ عن أنس رضى الله عنه (كنز).السؤال: من يبشرني بالجنة؟

الإجابــة

الحمد لله والصلاة والسلام على رسول الله وعلى آله وصحبه، أما بعد:

فهذا الحديث لا يصح عن النبي صلى الله عليه وسلم، قال ابن القيم رحمه الله في جلاء الأفهام: وروى العشاري من حَدِيث الحكم بن عَطِيَّة عَن ثَابت عَن أنس قَالَ: قَالَ رَسُول الله صلى الله عَلَيْهِ وَسلم: من صلى علي فِي يَوْم ألف مرّة لم يمت حَتَّى يرى مَقْعَده من الْجنَّة. إِسْنَاده ضَعِيف. قَالَ الْحَافِظ أَبُو عبد الله الْمَقْدِسِي فِي كتاب الصَّلَاة على النَّبِي صلى الله عَلَيْهِ وَسلم: لَا أعرفهُ إِلَّا من حَدِيث الحكم بن عَطِيَّة. قَالَ الدَّارَقُطْنِيّ: حدث عَن ثَابت أَحَادِيث لَا يُتَابع عَلَيْهَا. وَقَالَ الإِمَام أَحْمد: لَا بَأْس بِهِ إِلَّا أَن أَبَا دَاوُد

الطَّيَالِسِيّ روى عَنهُ أَحَادِيث مُنكرَة. انتهى.

ثم على تقدير ثبوته فيمكن - والعلم عند الله تعالى - أن تكون هذه البشارة بالجنة من الملائكة، وذلك أن الله أخبر في كتابه أن المؤمن تبشره الملائكة بالجنة عند احتضاره، قال تعالى: إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلَائِكَةُ أَلَّا تَخَافُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَبْشِرُوا بِالْجَنَّةِ الَّتِي كُنْتُمْ تُوعَدُونَ ((فصلت:30)).

قال الحافظ ابن كثير رحمه الله: وقوله تعالى: تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلائِكَةُ

قَالَ مُجَاهِدٌ وَالسُّدِّيُّ وَزَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ وَابْنُهُ: يَعْنِي عِنْدَ الْمَوْتِ قَائِلِينَ أَلَّا تَخافُوا. قَالَ مُجَاهِدٌ وَعِكْرِمَةُ وَزَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ: أَيْ مِمَّا تُقْدِمُونَ عَلَيْهِ مِنْ أَمْرِ الآخرة وَلا تَحْزَنُوا عَلَى مَا خَلَّفْتُمُوهُ مِنْ أَمْرِ الدُّنْيَا مِنْ وَلَدٍ وَأَهْلٍ وَمَالٍ أَوْ دَيْنٍ فَإِنَّا نَخْلُفُكُمْ فِيهِ، وَأَبْشِرُوا بِالْجَنَّةِ الَّتِي كُنْتُمْ تُوعَدُونَ فَيُبَشِّرُونَهُمْ بذهاب الشر وحصول الخير. وهذا كما جاء في حديث البراء رضي الله عنه قال: أَنَّ الْمَلَائِكَةَ تَقُولُ لِرُوحِ الْمُؤْمِنِ اخْرُجِي أَيَّتُهَا الرُّوحُ الطَّيِّبَةُ فِي الْجَسَدِ الطَّيِّبِ كُنْتِ تَعْمُرِينَهُ اخْرُجِي إِلَى روح وريحان ورب غير غضبان. انتهى.

كما يمكن أن تكون البشارة عن طريق رؤيا يراها الشخص المبشر أو ترى له، كما في صحيح مسلم عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَشَفَ رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- السِّتَارَةَ وَالنَّاسُ صُفُوفٌ خَلْفَ أَبِى بَكْرٍ فَقَالَ: أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهُ لَمْ يَبْقَ مِنْ مُبَشِّرَاتِ النُّبُوَّةِ إِلاَّ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ يَرَاهَا الْمُسْلِمُ أَوْ تُرَى لَهُ ... . وفي المسند وغيره عن عبادة بن الصامت قال : سألت رسول الله صلى الله عليه و سلم عن قوله تبارك وتعالى: { لهم البشرى في الحياة الدنيا وفي الآخرة } قال: هي الرؤيا الصالحة يراها المسلم أو ترى له.

والله أعلم.

السؤال

هل تجوز هذه الصيغ الواردة في هذا الموضوع في الصلاة على النبي صلى الله عليه وسلم، صلّوا على الحبيب:
قال الله سبحانه وتعالى: (إنَّ اللهَ وملائكَتَهُ يُصَلُّونَ على النَّبي يا أَيُّها الذِّين آمَنوا صَلُّوا عَلَيهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيما ً) ، اللَّهمَّ صلِّ على سَيِّدِنا محمد وعلى آل سَيِّدِنا محمد كما صلَّيت على سَيِّدِنا إبراهيم وعلى آل سَيِّدِنا إبراهيم ، وبارك على سَيِّدِنا محمد وعلى آل سَيِّدِنا محمد كما باركت على سَيِّدِنا

إبراهيم وعلى آل سَيِّدِنا إبراهيم في العالمين..إنك حميد مجيد . اللَّهمَّ صلِّ وسلِّم وبارك عليه، عدد خلقك.. ورضا نفسك، وزِنَةَ عرشِكَ، ومدادَ كلماتِك، اللَّهمَّ صلِّ وسلِّم وبارك عليه عدد ما خلقتَ، وعدد ما رزقتَ، وعدد ما أحييتَ، وعدد ما أَمتَّ. اللَّهمَّ صلِّ وسلِّم وبارك عليه في كلِّ وقتٍ وحين، وفي كلِّ مِلَّةٍ ودين، وفي العالمين إلى يوم الدِّين .اللَّهمَّ صلِّ وسلِّم وبارك عليه كلما ذَكركَ الذَّاكرون، وكلما غَفَلَ عن ذِكرِك الغافلون، و عدد من صلَّى عليه ، وعدد من لم يُصلِّ عليه، وعددَ أوراق الأشجار، وعدد مياهِ البحار،

وعدد ما أظلمَ عليه الليل وما أضاء عليه النهار.اللَّهمَّ صلِّ وسلِّم وبارك عليه صلاةً تكونُ لكَ رِضاءً، ولِحَقِّهِ أداءً، وأعطِهِ الوسيلة َوالفضيلةَ والمقامَ المحمودَ الذي يَغبِطُه عليه الأوَّلونَ والآخرون. اللَّهمَّ صلِّ وسلِّم وبارك عليه كما تُحبُّ أن يُصَلَّى عليهِ، وكما ينبغي أن يُصَلَّى عليه، وكما أَمرتَ أن يُصلَّى عليه، اللَّهمَّ صلِّ وسلِّم وبارك عليه صلاةً تُنجِينا من جميعِ الأهوالِ والآفاتِ

وتَقضِي لنا بها جميعَ الحاجات، وتُطهِّرنا بها من جميعِ السَّيئات،

وتَرفَعنا بها إلى أعلى الدَّرجات، و تُحَلُّ بها العّقد، وتنفرِجُ بها الكرب، وتُقضى بها الحَوائِج، وتُنال بها الرَّغائِب وحُسن الخواتيم.اللَّهمَّ صلِّ وسلِّم وبارك عليه صلاةً يَنفرِج بها كل ضيقٍ وتعسيرٍ، ونَنالُ بها كلَّ خيرٍ وتيسيرٍ، وتَشفينا من جميع الأوجاع والأسقام، وتحفظنا في اليقظة والمنام، وتَرُدُّ عنَّا نوائِب الدَّهر ومتاعبَ الأيام.اللَّهمَّ صلِّ وسلِّم وبارك على النَّبي الأمِّي ، سَيِّدِنا محمد المختار، وعلى آلِهِ الأطهار، وأصحابه الأخيار .اللَّهمَّ صلِّ وسلِّم وبارك على خاتمِ النَّبيين، وسيِّدِ المرسلين، و إمامِ المتقين، المبعوثِ رحمةً للعالمين،

شفيعِ الأُمَّة، و كاشِف الغُمَّة، ومُجلِي الظُّلمة.اللَّهمَّ صلِّ وسلِّم وبارك على النِّعمة المسداة، والرَّحمةِ المهداة، والسِّراجِ المنير، صاحبِ الشَّفاعةِ الكُبرى، والوَسيلةِ العُظمى، مَن نَصَحَ الأُمَّة، وجاهد في الله حقَّ جهادِهِ .اللَّهمَّ صلِّ وسلِّم وبارك على صاحب الحوض المورود، والمقام المحمود، والمكان المشهود. اللَّهمَّ صلِّ وسلِّم وبارك على من بالصَّلاةِ عليهِ تُحطُّ الأوزار، وتُنال منازل الأبرار، ورحمة العزيز الغفار.اللَّهمَّ إنا نسألُكَ من خيرِ ما سألكَ منه محمد نبيك ورسولك ، ونعوذ بك من شر ما استعاذ بك منه

محمد نبيك ورسولك، اللَّهمَّ إنا نسألُك حبَّهُ.. وحُبَّ من يُحِبُّه، وحُبَّ كلِّ عملٍ يُقربُنا الى حُبِّه. اللَّهمَّ أحينا على سُنَّتِهِ، وأمتنا على سُنَّتِهِ، واحشُرنا في زُمرَتِه، وارزُقنا شَفاعَتَه، وأورِدنا حَوضَه، واسقنا من كأسِه شربةً لا نَظمَأُ بَعدَها أبَداً، غير خزايا ولا نادمين، ولا فاتِنينَ ولا مَفتونِين، اللَّهمَّ متِّعنا برؤيةِ وجهِهِ الكريم في الدُّنيا والآخرة، وأكرِمنا بمُصاحبتِه وآله وصحبه في أعلى عِلِّيين. اللَّهمَّ اجزِهِ عنَّا أَفضل ما جازيتَ نبياً عن أُمَّتِهِ ، وصلِّ عليه وعلى جميع النبيين والمرسلين وسَلِّم

تَسليماً كثيراً .اللَّهمَّ بلِّغ نَبيكَ وحَبِيبكَ مِنَّا الآن أفضَلَ

الصَّلاةِ و أَزكى السَّلامِ، اللَّهمَّ اشرح بالصلاةِ عليهِ صُدورَنا، ويَسِّر بها أُمورَنا، وفَرِّج بها همُومَنا ، واغفِر بها ذُنوبَنا، وثَبِّت بها أَقدامَنا، وبَيِّض بها وجوهَنا، واقضِ بها ديوننَا، وأصلح بها أحوالَنا، اللَّهمَّ تَقبَّل بها تَوبتَنا، واغسِل بها حوبَتَنا، وانصُر بها حُجَّتَناة، واغفِر بها ذلَّتَنا، اللَّهمَّ اجعلها نوراً من بين أيدِينا، ومِن خلفِنا، وعن أيمانِنا، وعن شمائِلنا، ومن فوقِنا، ومن تحتِنا، وفي حياتِنا، وفي مماتنِا .اللَّهمَّ أَدِم بركتَها

علينا في الدُّنيا والآخرة، حتى نلقى حَبِيبَنا (صلَّى الله عليه وسلم) ونحن آمنون مُطمَئِنُّون، فَرِحون ومُستَبشِرون، اللَّهمَّ لا تُفَرِّق بيننا وبينَهُ حتى تُدخِلَنا مُدخَلَه .....الخ

الإجابــة

الحمد لله والصلاة والسلام على رسول الله وعلى آله وصحبه، أما بعد:

فما ورد السؤال عنه اشتمل على صيغ للصلاة على النبي صلى الله عليه وسلم، واشتمل على عدة صيغ من الدعاء، وصيغ الصلاة عليه منها صيغ جاءت بها السنة، ومنها صيغ حسنة ذكر العلماء صيغا قريبة منها ولا محظور فيها شرعا، كقول الشافعي في الرسالة: فصلى الله على نبينا كلما ذكره الذاكرون وغفل عن ذكره الغافلون .

وإننا نرى أنه لا حرج على المرء في الصلاة على النبي صلى الله عليه وسلم، أو الدعاء بأي صيغة بشرط أن

لا تشتمل على محظور شرعي كغلو في وصف للنبي صلى الله عليه وسلم بشيء من خصائص الرب تبارك وتعالى.

ولا شك أن الأولى والأفضل الاقتصار والاكتفاء بالصيغ الواردة الثابتة عن النبي صلى الله عليه وسلم، فقد سأل الصحابة النبي صلى الله عليه وسلم فقالوا: قد علمنا كيف نسلم عليك فكيف نصلي عليك، قال فقولوا: اللهم صل على محمد وعلى آل محمد كما صليت على آل إبراهيم إنك حميد

مجيد ... رواه البخاري ومسلم وغيرهما.

هذه الصيغة الواردة، ووردت صيغ أخرى فمن صلى عليه بها فهو على خير لأن هذا مما تنوعت فيه السنة، والنبي عليه الصلاة والسلام علمنا الصيغة التي نصلي عليه بها فالأولى الاقتصار عليها لأنها أفضل الصيغ وأتمها وأسلمها.

قال السيوطي رحمه الله: قرأت في الطبقات للتاج السبكي نقلا عن أبيه ما نصه: أحسن ما يصلى به على النبي صلى الله عليه وسلم بهذه الكيفية

التي في التشهد قال: ومن آتى بها فقد صلى على النبي صلى الله عليه وسلم بيقين، ومن جاء بلفظ غيرها فهو من إتيانه بالصلاة المطلوبة في شك، لأنهم قالوا كيف نصلي عليك؟ فقال قولوا، فجعل الصلاة عليه منهم هي قول ذلك قال: وقد كنت أيام شبيبتي إذا صليت على النبي صلى الله عليه وسلم أقول: اللهم صل وبارك وسلم على محمد وعلى آل محمد كما صليت وباركت وسلمت على إبراهيم وعلى آل إبراهيم إنك حميد مجيد فقيل لي في منامي: أأنت أفصح أو أعلم بمعاني الكلم وجوامع فصل

الخطاب من النبي صلى الله عليه وسلم؟ لو لم يكن معنى زائد لما فضل ذلك النبي صلى الله عليه وسلم فاستغفرت من ذلك ورجعت إلى النص النبوي.

وقال: لو حلف أن يصلي عليه أفضل الصلاة فطريق البر أن يأتي بذلك. انتهى بتصرف.

وقال ابن عثيمين رحمه الله تعالى: وأما ما يوجد في بعض الكتب من صلوات مبنية على أسجاع وعلى أوصاف وقد تكون أوصافا لا تصح إلا على رب العالمين فاحذر منها وفر منها

فرارك من الأسد ولا يغرنك ما فيها من السجع الذي قد يبكي العين ويرقق القلب، عليك بالأصيل والأصول ودع عنك هذا الذي ألف على غير هدى وسلطان.

والله أعلم. |

ستر ہزار فرشتوں کی دعا

السؤال

عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: من قال حين يصبح ثلاث مرات أعوذ بالله السميع العليم من الشيطان الرجيم وقرأ ثلاث آيات من آخر سورة الحشر وكل الله به سبعين ألف ملك يصلون عليه حتى يمسي وإن مات في ذلك اليوم مات شهيدا ومن قالها حين يمسي كان بتلك المنزلة" سألت عن هذا الحديث وقالوا لي إنه حديث

غريب فما معنى ذلك وهل يؤخذ به؟
فأنا أردده كل صباح ومساء .. فهل
أتوقف عن هذا؟

الإجابــة

الحمد لله والصلاة والسلام على رسول
الله وعلى آله وصحبه أما بعد:
فالحديث المذكور في السؤال رواه
الترمذي وأحمد والدارمي عن معقل بن
يسار عن النبي صلى الله عليه وسلم
قال: "من قال حين يصبح ثلاث
مرات: أعوذ بالله السميع العليم من
الشيطان الرجيم، وقرأ ثلاث آيات من
آخر سورة الحشر، وكل الله به سبعين

ألف ملك يصلون عليه حتى يمسي، وإن مات في ذلك اليوم مات شهيداً، ومن قالها حين يمسي كان بتلك المنزلة". قال أبو عيسى: هذا حديث غريب لا نعرفه إلا من هذا الوجه. والحديث في سنده خالد بن طهمان، وكان قد خلط قبل موته بعشر سنين. والحديث الغريب: هو ما انفرد بروايته راو واحد، ولو في طبقة واحدة، ويسمي كثير من العلماء الغريب بالفرد، والغريب: منه المقبول، ومنه المردود بحسب حال الرواة. ولا بأس بالدعاء بهذا الدعاء المذكور في الحديث، لأن ذلك من الفضائل، والعلماء يتساهلون

في باب الفضائل، فيقبلون فيها الضعيف الذي لم يشتد ضعفه، إذا كان مضمونه مندرجاً تحت أصل عام ثابت، ويتشددون في الحلال والحرام. والله أعل

اورع ماقاله العلماء

..لَطائِفُ تَفْسيريّةٌ

:مَدَح الله تعالى كتابه بأنّ

{منه آياتٌ محكمات هنّ أم الكتاب وأُخرُ متشابهات}

:فانتزع القُرطبي من هذا معنىً فقال

وهكذا ينبغي لِمن صنّف كِتابا أنْ يجعل)

بعضَه واضحا..وبعضه مُشكلا

ويترك للحيرة موضعا

(لأن ما هان وجودُه:قلَّ بهاؤه

: في علم النفس

ليس كل ما في القلب يقال ، لذلك خلق الله التنهيدة ، الدموع ، النسيان ، والنوم الطويل .

: قال تعالى

(وَنَبۡلُوكُم بِٱلشَّرِّ وَٱلۡخَيۡرِ فِتۡنَةٗۖ وَإِلَيۡنَا تُرۡجَعُونَ)

قال الحسن البصري رحمه الله :

" ما أعطى اللَّه أحدًا شيئًا من الدنيا إلا اختبارًا، ولا منعه إلا اختبارًا".

قال العلامة ابن عثيمين رحمه الله :-

إذا أعياك الشيء وعجزت عنه ؛ قل : لا حول ولا قوة إلا بالله ؛ فإن الله* " تعالى يعينك عليه* " .

|| (شرح رياض الصالحين ٥٢٢) || 📚

أكثروا من قول :"ربِّ اشرح لي صدري ويسر لي أمري" لأنه إن شرح الله صدرك لن يكون هناك عوائق داخليه.. وإن يسر أمرك فلن يكون هناك عوائق خارجيه.. أسأل الله اللّطيف القدير أن يرزُقني وإياكم صدورًا منشرحةً وأمورًا ميسرةً ونفوسًا مُطمئنه.

قال الحافظ ابن رجب :

"وأفضل الأعمال خشية الله في السر والعلانية، وخشية الله في السر إنما تصدر عن قوة إيمان ومجاهدة للنفس والهوى، فإن الهوى يدعو في الخلوة إلى المعاصي ولهذا قيل : إن من أعز الأشياء : الورع في الخلوة .."

شرح البخاري

عَبَق

https://t.co/xHGsNwg42H

نَحن دائماً نتقلب في نِعم الله

فتارة يُسرٍ و تارة عسر

وكِلاهما نِعمة

ففي اليُسر يكون الشُكر

"وسيَجزي الله الشاكِرين"

و في العُسر يكون الصَبر

"إنما يوفى الصابِرون أجرهُم بِغير حساب"

اللهم لك الحمد في السرّاء والضرّاء

التسبيح يورِثُ الرضى

والاطمئنان والراحة النفسية

« قال تعالى »

وَسبّح بحمد ربك قبل "

طلوع الشمسِ وقبل غروبها

ومن آناء الليل فسَبّح

"وأطراف النهار لعلّك ترضى

سبحان الله عدد ما كان

وعدد مايكون وعدد

. الحركات والسكون

"سبحان الله وبحمده،

"سبحان الله العظيم"...

أكثروا من قول :"ربِّ اشرح لي صدري ويسر لي أمري" لأنه إن شرح الله صدرك لن يكون هناك عوائق داخليه.. وإن يسر أمرك فلن يكون هناك عوائق خارجيه.. أسأل الله اللّطيف القدير أن يرزُقني وإياكم صدورًا منشرحةً وأمورًا ميسرةً ونفوسًا مُطمئنه.

قال الحافظ ابن رجب :

"وأفضل الأعمال خشية الله في السر والعلانية، وخشية الله في السر إنما تصدر عن قوة إيمان ومجاهدة للنفس والهوى، فإن الهوى يدعو في الخلوة إلى المعاصي ولهذا قيل : إن من أعز الأشياء : الورع في الخلوة .."

شرح البخاري

📚عَبَق

https://t.co/xHGsNwg42H

نَحن دائماً نتقلب في نِعم الله

فتارة يُسرٍ و تارة عسر

وكِلاهما نِعمة

ففي اليُسر يكون الشُكر

"وسيَجزي الله الشاكِرين"

و في العُسر يكون الصَبر

"إنما يوفى الصابِرون أجرهُم بِغير حساب"

اللهم لك الحمد في السرّاء والضرّاء

التسبيح يورِثُ الرضى

والاطمئنان والراحة النفسية

« قال تعالى »

وَسبّح بحمد ربك قبل "

طلوع الشمسِ وقبل غروبها

ومن آناء الليل فسَبّح

"وأطراف النهار لعلّك ترضى

سبحان الله عدد ما كان

وعدد مايكون وعدد

. الحركات والسكون

،سبحان الله وبحمده"

..."سبحان الله العظيم

.. الرازق في السماء والحاسد بالأرض

اعلم يقينًا أن من سعى في عرقلة رزقٍ لك إنما هو أمر مكتوب في اللوح المحفوظ واعلم بأن الله كتب عليه أن يبوء بإثمك وأن حسدهُ سوف يأكل قلبه حتى وإن توهّم بنجاح مساعيه.

.ما أصابك لم يكن ليخطئك وما أخطأك لم يكن ليصيبك

اللهم رضاك وعفوك وعافيتك ورحمتك.

... ثلاثة تدفع البلاء

الدعاء {مَا يَعْبَأُ بِكُمْ رَبِّي لَوْلَا دُعَاؤُكُمْ}

وشكر النعم {لَئِن شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ}

ونصرة الضعفاء قال ﷺ (هل تنصرون وترزقون إلا بضعفائكم) .

#الطريفي

الأذكار كنز قد يوصلك لأعلى درجات الجنة ورغم أنها سهلة إلا أن المحافظة عليها توفيق من الله يختص الله فيه بعض عباده، فييسر لأقوام وصعبه على أقوام، يقول ابن عثيمين رحمه الله "الاذكار من اسهل العبادات لكن لايوفق فيه إلا القليل"..

فاحرص أن تكون من القلة الموفقة بالأذكار

من تواضع الإمام العثيمين رحمه الله

سئل رحمه الله: هل يشترط في الأربعين رجلاً الذين يصلون على الميت أن لا يشركوا بالله شيئاً الشرك الأصغر أو الأكبر؟

فأجاب: في الحديث قال عليه الصلاة والسلام: (ما من رجل مسلم يموت فيقوم على جنازته أربعون رجلاً لا يشركون بالله شيئاً إلا شفعهم الله

قال تعالى: ﴿وما أرسلنا قبلك من المرسلين إلا إنهم ليأكلون الطعام ويمشون في الأسواق﴾

قال ابن هبيرة: "وفي هذه الآية: فضل العالم المتصدي للخلق على الزاهد المنقطع، فإن النبي كالطبيب، والطبيب يكون عند المرضى؛ فلو انقطع عنهم هلكوا".

البرهان في علوم القرآن، للزركشي ٣/ ٣٠٥

الإمام أبو سليمان الخطابي:

"ذهب أكثر العلماء إلى وضع الركبتين قبل اليدين وهذا أرفق بالمصلي وأحسن في الشكل وفي رأي العين".

🌷يا سلام على الذوق

#سفينة_التاريخ

قراءة القران فى البيت

: (قال التابعي الجليل ابن سيرين (رحمه الله تعالى

البيت الذي يقرأ فيه القرآن

تحضره الملائكة

وتخرج منه الشياطين

.ويتسع بأهله ويكثر خيره

والبيت الذي لا يقرأ فيه القرآن

تحضره الشياطين

وتخرج منه الملائكة

.ويضيق بأهله ويقل خيره

قوله ﷺ: «إذا استيقظ أحدكم من نومه فليغسل يده قبل أ

يدخلها في وضوئه فإن أحدكم لا يدري أين باتت يده

مفهومه: أن من درى أين باتت يده كمن لفَّ عليها خرقة مثلًا فاستيقظ وهي على حالها أن لا كراهة، وإن كان غسلها مستحبًا.

[فتح الباري لابن حجر ١/٤٥٥ 📚]

نوافل میں قعدہ اولی کاحکم

سوال

چار رکعت نفل نماز کی نیت کی، قعدہ اولیٰ نہیں کیا اور نہ سجدہ سہو کیا، اس کی نمازکے متعلق حکم بیان کریں.نیز دو رکعت کے بعد(نفلوں میں) قعدہ فرض ہے یا واجب؟

جواب

مذکورہ بالا صورت میں آخر میں سجدہ سہو کرلینا چاہیے تھا، اس صورت میں چاروں رکعت درست ہو جاتیں، لیکن سجدہ سہو نہ کرنے کی وجہ سے پہلی دو رکعت فاسد ہوگئیں، باقی اگلی دو رکعت درست ہوگئی ؛ اس لیے کہ نوافل میں ہر دو رکعت علیحدہ شمار ہوتی ہیں؛ اس لیے اگلی دو رکعتوں کی صحت پر اثر نہیں پڑے گا، وہ درست ہیں، باقی اگرچہ اس قاعدہ کی رو سے قعدہ اولی کو فرض کہنا چاہیے تھا،لیکن قعدہ کے اعتبار سے فقہاء نے اس کو ایک ہی نماز شمار کیا ہے؛ اس لیے صحیح قول کے مطابق قعدہ اولی فرض نہیں ہے۔

الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) (1/ 458):

"(أو) ضم) أقصر (سورة) كالكوثر أو ما قام مقامها، هو ثلاث آيات قصار ... (في الأوليين من الفرض) وهل يكره في الأخريين؟ المختار لا (و) في (جميع) ركعات (النفل)؛ لأن كل شفع منه صلاة.

(قوله: لأن كل شفع منه صلاة) كأنه والله أعلم لتمكنه من الخروج على رأس الركعتين، فإذا قام إلى شفع آخر كان بانياً صلاةً على

تحريمة صلاة، ومن ثمة صرحوا بأنه لونوى أربعاً لايجب عليه بتحريمتها سوى الركعتين في المشهور عن أصحابنا، وأن القيام إلى الثالثة بمنزلة تحريمة مبتدأة، حتى أن فساد الشفع الثاني لايوجب فساد الشفع الأول، وقالوا: يستحب الاستفتاح في الثالثة والتعوذ، وتمامه في الحلية، وسيأتي أيضاً في باب الوتر والنوافل. قال ح: ولا ينافيه عدم افتراض القعدة الأولى فيه الذي هو الصحيح؛ لأن الكل صلاة واحدة بالنسبة إلى

القعدة، كما في البحر عند قول الكنز: فرضها التحريمة".فقط والله اعلم

فتوی نمبر : 144004200303

دارالافتاء : جامعہ علوم اسلامیہ علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤنگفگ

چار رکعت والی نفل نماز کے قعدہ اولی میں درود شریف پڑھنا

سوال

کیا 4 رکعات نوافل میں ہم 2 رکعات کے بعد درود شریف اورثنا پڑھ سکتے ہیں؟

جواب

نفل نماز اور سنن غیر موکدہ میں ہر دو رکعت مستقل نماز کی حیثیت رکھتی ہے ۔ اس لیے ایک سلام سے چار رکعت پڑھی جانے والی سنن غیر موکدہ   یا نفل نماز کے قعدہ اولی میں تشہد (التحیات) پڑھنے کے بعد   درود شریف اور دعا پڑھنا اور تیسری رکعت میں ثناء پڑھنا افضل اور مستحب ہے۔ اور نہ پڑھنے کی صورت میں بھی نماز ادا ہوجائے گی۔

الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) (2/ 16):

"ولايصلى على النبي) صلى الله عليه وسلم في القعدة الأولى في

الأربع قبل الظهر والجمعة وبعدها) ولو صلى ناسياً فعليه السهو، وقيل: لا، شمني (ولايستفتح إذا قام إلى الثالثة منها)؛ لأنها لتأكدها أشبهت الفريضة (وفي البواقي من ذوات الأربع يصلي على النبي) صلى الله عليه وسلم (ويستفتح) ويتعوذ ولو نذراً؛ لأن

كل شفع صلاة (وقيل:) لايأتي في الكل وصححه في "\القنية".

(بدائع الصنائع 292/1):

وَيَلْزَمُهُ فِي هَاتَيْنِ الرَّكْعَتَيْنِ الْقِرَاءَةُ كَمَا فِي الْأُولَيَيْنِ؛ وَلِأَنَّ كُلَّ شَفْعٍ مِنْ التَّطَوُّعِ صَلَاةٌ عَلَى حِدَةٍ، وَلِهَذَا قَالُوا: إنَّ الْمُتَنَفِّلَ إذَا قَامَ إلَى الثَّالِثِ لِقَصْدِ

الْأَدَاءِ يَنْبَغِي أَنْ يَسْتَفْتِحَ فَيَقُولَ: سُبْحَانَك اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِك إلَخْ كَمَا يَسْتَفْتِحُ فِي الِابْتِدَاءِ؛ لِأَنَّ هَذَا بِنَاءُ الِافْتِتَاحِ، وَفِي كُلِّ رَكْعَتَيْنِ مِنْ النَّفْلِ صَلَاةٌ عَلَى حِدَةٍ لَكِنْ بِنَاءً عَلَى التَّحْرِيمَةِ الْأُولَى فَيَأْتِي بِالثَّنَاءِ الْمَسْنُونِ فِيهِ.

فقط واللہ أعلم

فتوی نمبر : 144112201634

دارالافتاء : جامعہ علوم اسلامیہ علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن

|

الاستغفار

قال رسول الله ﷺ فِيما رَوى

: عَنِ اللهِ تَبارَكَ وَتَعالى أنَّهُ قالَ

يـــــا عِبادِي

إنَّكُمْ تُخْطِئُونَ باللَّيْلِ والنَّهارِ

وَأنا أَغفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعــــاً

فــــــاستَغفِرُونِي أغفِر لَكُم.

(صحيح مسلم (٢٥٧٧

التهجد

: قال سعيد بن المسيب رحمه الله تعالى

إنّ الرجل ليصلي بالليل، فيجعل الله في وجهه نوراً يُحبه عليه كل مسلم، . فيراه مَن لم يره قط فيقول : إني لأحبُّ هذا الرجل

فصل الخطاب في الزهد ٣٩٨/٩

الدعاء

لابد أن
يمثل الدعاء ركنا أساسيا من حياتك اليومية

بين الأذان والإقامة، وفي السجود، وقبل السلام من الصلاة، وفي جوف الليل

ثق أنك إذا جعلت الدعاء في محله اللائق به من الاهتمام والعناية والمداومة ستتغير حياتك، ويتبدل حالك، وستتوالى الهبات الوافرة، والعطايا السابغة

اعزم وتوكل، ولا تجرب

اسلام پوره لاہور

مولوی سیدولی شاه

1/1/2022

اليقين

قال تعالى: {ومَن يؤمن
بالله يهدِ قلبهُ}

•

: -قال ابن عباس -رضي الله عنه

يهدي قلبه لليقين، فيعلم أنَّ ماأصابه لم يكن ليخطئه، وما أخطأه لم يكن»
ليصيبه«.

[«تفسير الطَّبري» (٤٢١/٢٣)].

قوانین فطرت کے تقاضیں

تین فطری قوانین جو کڑوے لیکن حق ہیں :-

پہلا قانون فطرت:

اگر کھیت میں" دانہ" نہ ڈالا جائے تو قدرت اسے "گھاس پھوس" سے بھر دیتی ہے....

اسی طرح اگر" دماغ" کو" اچھی فکروں" سے نہ بھرا جائے تو "کج فکری" اسے اپنا مسکن بنا لیتی ہے۔ یعنی اس میں صرف "الٹے سیدھے "خیالات آتے ہیں اور وہ "شیطان کا گھر" بن جاتا ہے-

دوسرا قانون فطرت:

جس کے پاس "جو کچھ" ہوتا ہے وہ" وہی کچھ" بانٹتا ہے۔ . .

* خوش مزاج انسان "خوشیاں "بانٹتا ہے۔

* غمزدہ انسان "غم" بانٹتا ہے۔

* عالم "علم" بانٹتا ہے۔

* دیندار انسان "دین" بانٹتا ہے۔

* خوف زدہ انسان "خوف" بانٹتا ہے۔

تیسرا قانون فطرت:

آپ کو زندگی میں جو کچھ بھی حاصل ہو اسے "ہضم" کرنا سیکھیں، اس لئے کہ۔ ۔ ۔

* کھانا ہضم نہ ہونے پر" بیماریاں" پیدا ہوتی ہیں۔

* مال وثروت ہضم نہ ہونے کی صورت میں" ریاکاری" بڑھتی ہے۔

* بات ہضم نہ ہونے پر "چغلی" اور "غیبت" بڑھتی ہے۔

* تعریف ہضم نہ ہونے کی صورت میں "غرور" میں اضافہ ہوتا ہے۔

اپنی زندگی کو آسان بنائیں اور ایک" با مقصد" اور "با اخلاق" زندگی گزاریں، لوگوں کے لئے آسانیاں پیدا کریں

خوش رہیں۔۔۔خوشیاں بانٹیں۔۔۔

بھترین سودا

ایک صحابی آئے یا رسول اللہ میرا پڑوسی ہے اس کی کھجور ٹیڑھی ہو کر میرے گھر میں چند اس کی شاخیں ہیں۔ اس پر جب پھل لگتا ہے اور ٹوٹ کر گرتا ہے تو میرے بچے اٹھا لیتے ہیں ہم غریب ہیں تو وہ بھاگتا ہوا آتا ہے اور آکر میرے بچوں کے منہ میں سے کھجور کو نکال لیتا ہے۔ یا رسول اللہ آپ اس کو کہیں کہ میرے چھوٹے چھوٹے بچوں پر اتنی زیادتی نہ کرے۔ آپ نے اسے بلایا وہ منافق تھا۔ آپ نے فرمایا بھئی ایک سودا کرتے ہو؟ اس نے پوچھا کون سا سودا؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یہ کھجور کا درخت مجھے دے دو اور اس کے بدلے میں تمہیں جنت میں کھجور کا درخت لے کر دونگا۔ وہ کہنے لگا یارسول اللہ یہ اصل میں میرے بچوں کو بہت پسند ہے اگر کوئی اور کھجور ہوتی تو میں دے دیتا تو یہ میری معزرت ہے یا رسول اللہ اور چلا گیا۔

ایک صحابی بیٹھے تھے ابو دحداح وہ کہنے لگے یا رسول اللہ اگر میں وہ کھجور کا درخت لے دوں تو مجھے جنت میں کھجور کا درخت لیں دیں گے آپ؟ آپ نے فرمایا ہاں تو مجھے لے دے اس کے بدلے میں تمہیں جنت میں کھجور کا درخت لے دوں گا۔ وہ صحابی اٹھ کر اس منافق کے پیچھے چلے گئے اور بلایا اے بھائی بات سنو، کھجور کا درخت کتنے کا بیچو گے؟ اس نے کہا میں نے اللہ کے نبی کو نہیں دیا تمہیں کیسے دے دوں۔ انہوں نے کہا اچھا بھائی منہ سے بول کتنے پیسے لو گے۔ تو اس نے جان چھڑانے

کے لیے کہا کہ اپنا سارا باغ مجھے دے دے اور یہ ایک کھجور کا درخت لے لے اور باغ میں 600 کھجور کے درخت اور یہ کھجور کا درخت کسی اور کو دینا ہے وہ کہنے لگے پکے ہو؟ سودے سے پھرو گے تو نہیں؟ کہا میں پاگل ہوں کہ میں مکر جاؤں گا مجھے 600 کھجور کے درخت مل رہے ہیں۔ انہوں نے کہا مجھے منظور ہے کھجور کا درخت میرا اور سارا باغ تیرا۔

ابودحداح گئے اور باغ کے باہر کھڑے ہوگئے اندر بھی داخل نہ ہوئے اور جیب میں جو پیسے تھے وہ بھی زمین کے اندر ڈال دیے کہ یہ بھی باغ کی کمائی ہے اور باغ کا جنت کے بدلے سودا کر دیا ہے اللہ کے نبی سے اور اپنی بیوی کو آواز دی باہر آؤ یہ باغ اب ہمارا نہیں ہے، اس باغ کا اللہ کے نبی کے ساتھ سودا کر آیا ہوں بیوی نے جب اللہ کے نبی کا نام سنا تو وہ بھی بچوں کو لے کر باغ سے باہر آگئی اور کہا تم نے بہت خوبصورت سودا کیا۔

حضرت ابو دحداح اللہ کے نبی کے پاس گئے یارسول اللہ میں نے سودا کر لیا ہے۔ فرمایا ابو دحداح کیسے کیا سودا ؟ کہا یارسول اللہ سارا باغ دے دیا اور وہ کھجور کا درخت لے لیا۔ اللہ کے نبی نے فرمایا پھر میرا سودا بھی بدل گیا اور فرمایا میرے ساتھی میں اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھ رہا ہوں اللہ نے تیرے لیے جنت میں ایک محل نہیں سینکڑوں محل بنا دیے ہیں اور ایک باغ نہیں ہزاروں باغ تیرے لیے تیار کر دیے ہیں۔ اور جب حضرت ابودحداح فوت ہوئے تو اللہ کے نبی نے فرمایا میں اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا ہوں ایک لاکھ جنت کے کھجور کے درخت ابو دحداح کے جنازے کے اوپر جھکے ہوئے ہیں۔

Reference:.

مسند عبد بن حمید: 1334

ابن حبان: 71

الطبرانی: 763

الحاکم: 2/20

شعب الایمان: 3451

لما ظهر #الخوارج على الكوفة أخذوا #أبا_حنيفة رحمه الله

فقالوا له : تب يا شيخ من الكفر !

فقال : أنا تائب إلى الله من كل كفر .

فخلوا عنه .

فلما ولى قيل لهم : إنه تاب من الكفر ، وإنما يعني به : ما أنتم عليه !

فاسترجعوه .

فقال رأسهم : يا شيخ !

إنما تبت من الكفر ، وتعني به ما نحن عليه ؟!

فقال أبو حنيفة : أبظن تقول هذا ، أم بعلم ؟

فقال : بل بظن .

فقال أبو حنيفة : إن الله تعالى يقول :

{ يا أيها الذين آمنوا اجتنبوا كثيرا من الظن إن بعض الظن إثم }

وهذه خطيئة منك ، وكل خطيئة (عندك) كفر ؛ فتب أنت أولا من الكفر !

فقال : صدقت يا شيخ ، أنا تائب من الكفر !

وجاؤوه مرة أخرى ليناظروه ؛ لما علموا أنه لا يكفر أحدا من أهل القبلة بذنب

فقالوا : هاتان جنازتان على باب المسجد :

▪ أما إحداهما ؛ فلرجل شرب الخمر حتى كظته ، وحشرج بها ؛ فمات غرقا في الخمر

▪ والأخرى : امرأة زنت حتى إذا أيقنت بالحمل ؛ قتلت نفسها !

فقال لهم أبو حنيفة : من أي الملل كانا ؟ أمن اليهود ؟

قالوا : لا

أفمن النصارى ؟

قالوا : لا

قال : أفمن المجوس ؟

قالوا : لا

قال : من أي الملل كانا ؟

! قالوا : من الملة التي تشهد أن لا إله إلا الله ، وأن محمدا رسول الله

قال : فأخبروني عن الشهادة ، كم هي من الإيمان ؟ ثلث ، أم ربع ، أم خمس ؟!

! قالوا : إن الإيمان لا يكون ثلثا ، ولا ربعا ، ولا خمسا

قال : فكم هي من الإيمان ؟

. قالوا : الإيمان كله

!قال : فما سؤالكم إياي عن قوم زعمتم وأقررتم أنهما كانا مؤمنين ؟

فقالوا: دعنا عنك ! أمن أهل الجنة هما ، أم من أهل النار ؟

: قال : أما إذا أبيتم

▪ فإني أقول فيهما ما قال نبي الله إبراهيم في قوم كانوا أعظم جرما منهم :

{ رب إنهن أضللن كثيرا من الناس فمن تبعني فإنه مني ومن عصاني فإنك غفور رحيم }

▪ وأقول فيهما ما قال نبي الله عيسى في قوم كانوا أعظم جرما منهما :

{ إن تعذبهم فإنهم عبادك وإن تغفر لهم فإنك أنت العزيز الحكيم }

▪ وأقول فيهما ما قال نبي الله نوح :

{ قالوا أنؤمن لك واتبعك الأرذلون * قال وما علمي بما كانوا يعملون * إن حسابهم إلا على ربي لو تشعرون }

▪ وأقول فيهما ما قال نبي الله نوح عليه السلام وعليهم أجمعين وعلى نبينا محمد - صلى الله عليه وسلم - :

{ ولا أقول لكم عندي خزائن الله ولا أعلم الغيب ولا أقول إني ملك ولا أقول للذين تزدري أعينكم لن يؤتيهم الله خيرا الله أعلم بما في أنفسهم إني إذا لمن الظالمين }

فألقوا السلاح

وقالوا : تبرأنا من كل دين كنا عليه ، وندين الله بدينك ؛ فقد آتاك الله فضلا وحكمة وعلما ..

📗 مناقب أبي حنيفة (108-151)

صف بندی کی ترتیب

سوال: سنا ہوں کہ نماز میں سب سے پہلے اللہ کے رحمت امام پر برستی ہے ، ان کے بعد امام کے پیچھے جو ہے ان پر، پھر امام کے پیچھے رہنے والے سے ان کے دائیں طرف، پھر ان کے بائیں طرف، اسی طرح آخری صف تک جانے کا۔ بات یہ کہ یہ بات کتنی صحیح ہے ؟قرآن و حدیث کے دلائل سے وضاحت کرنے پر عین کرم ہوگا ۔

جواب نمبر: 68937

بسم اللہ الرحمن الرحیم

Fatwa ID: 1401-1389/N=1/1438

احادیث اور فقہ کی کتابوں میں صف بندی کی ترتیب یہ بیان کی گئی ہے کہ پہلا مقتدی امام کے پیچھے کھڑا ہو، اس کے بعد آنے والا شخص پہلے مقتدی کی دائیں جانب سے، پھر بائیں جانب، پھر دائیں جانب پھر بائیں جانب، اس طرح جب پہلی صف مکمل ہوجائے تو دوسری صف بنائی جائے ، اس میں بھی پہلا مقتدی امام کے بالمقابل کھڑا ہو، دوسرا پہلے کی دائیں جانب، تیسرا پہلے کی بائیں جانب، اس طرح دوسری صف مکمل ہونے کے بعد تیسری صف بنائی جائے۔

اور بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ اس میں رحمت خداوندی کے پہلے یا بعد میں یا زیادہ اور کم نازل ہونے کا دخل ہے۔ صف بندی کے سلسلہ میں دار العلوم دیوبند کا ایک مفصل فتوی (۲۷۲/ ن، ۲۵۳/ ن،۱۴۳۷ھ)ارسال ہے ، اس میں صف بندی کے دلائل بھی تفصیل کے ساتھ آ گئے ہیں؛ لہٰذا اسے ملاحظہ فرمالیں۔ صف بندی کے سلسے میں ایك اور فتوی بعض حضرات مسجد میں صف کے دائیں طرف بیٹھنے ارو نماز پڑھنے کو زیادہ ترجیح دیتے ہیں جب کہ بائیں طرف جگہ خالی رہتی ہے، حالانکہ دائیں اور بائیں دونوں طرح نماز پڑھنے کی

مستقل فضیلتیں احادیث میں آئی ہیں۔
حدیث نمبر (۱) حضرت عائشہ رضی اللہ
عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ
صفوں کے دائیں جانب کھڑے ہونے والوں پر
رحمت نازل فرماتے ہیں اور فرشتے ان کے
لیے مغفرت کی دعا کرتے ہیں۔ (ابوداوٗد)
حدیث نمبر (۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ
عنہما سے روایت ہے کہ رسو ل اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص
مسجد میں صف کے بائیں جانب اس لیے
کھڑا ہو تا ہے کہ وہاں لوگ کم کھڑے ہیں تو
اسے دو اجر ملتے ہیں (طبرانی، مجمع

الزوائد) آپ سے درخواست ہے کہ صف میں

بیٹھنے اور نماز کے وقت صف بنانے کی

ترتیب اور اس پر ملنے والے اجر کے متعلق

تفصیلی جواب تحریر فرمائیں نیز حدیث

نمبر (۲) میں ذکر کئے گئے ”دو اجر“ کی بھی

وضاحت فرمائیں، نوازش ہوگی۔ Fatwa

ID: 272-253/N=1/1438 الجواب وباللہ

التوفیق :۔(۱):صف بندی کی ترتیب یہ ہے کہ

اولاً پہلی صف مکمل کی جائے، اس کے بعد

دوسری صف بنائی جائے ، اس کے بعد

تیسری ،چوتھی صف بنائی جائے ،اور ہر

صف کی ترتیب میں شرعی طریقہ یہ ہے کہ

پہلے آنے والا شخص امام کے پیچھے کھڑا

ہو، دوسرے نمبر پر آنے والا پہلے کی دائیں
جانب اور تیسرے نمبر پر آنے والا پہلے کی
بائیں جانب ، اس کے بعد چوتھے نمبر پر آنے
والا دوسرے کی دائیں جانب اور پانچویں
نمبر پر آنے والا تیسرے کی بائیں جانب کھڑا
ہو اور اس طرح پوری صف بنائی جائے، یہ
نہ ہو کہ امام کی ایک جانب مقتدی زیادہ
ہوں اور دوسری جانب کم ہوں، البتہ اگر امام
سے قرب یا بعد میں دونوں جانب برابر ہوں
تو ایسی صورت میں دائیں جانب کو بائیں
پر ترجیح ہوگی،یعنی: نیا آنے والا شخص
صف میں دائیں جانب کھڑا ہو، حدیث میں
ہے: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اللہ تعالی پہلی صف والوں پر رحمت نازل
فرماتے ہیں اور فرشتے ان کے لیے دعائے
مغفرت کرتے ہیں، صحابہ نے عرض کیا: یا
رسول اللہ! اور دوسری صف والوں پر؟
آپ نے پھر یہی فرمایا کہ اللہ تعالی پہلی
صف والوں پر رحمت نازل فرماتے ہیں اور
فرشتے ان کے لیے دعائے مغفرت کرتے ہیں،
صحابہ کرام نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اور
دوسری صف والوں پر؟ تو آپ نے پھر یہی
فرمایا: اور چوتھی مرتبہ آپ نے فرمایا: اور
دوسری صف والوں پر۔اور پہلی، دوسری اور
تیسری صف وغیرہ میں بھی فضیلت صف
کی دائیں جانب کو ، جیسا کہ حضرت

کی روایت میں ہے، لیکن اگر دائیں عائشہ

جانب مقتدی زیادہ ہو تو آپ صلی اللہ علیہ

وسلم نے بائیں جانب کھڑے ہونے والوں کو

دوہرے اجر کی بشارت دی ہے، پس دائیں

جانب کھڑے ہونے کی فضلیت اس صورت

میں ہے جب کہ بائیں جانب مقتدیوں کی

تعداد کم نہ ہو ، دونوں جانب برابر مقتدی

ہوں، ورنہ بائیں جانب کھڑا ہونا ،دائیں جانب

کھڑے ہونے سے افضل ہوگا اور اس پر دوہرا

قال: قال رسول اللہ اجر ملے گا، عن أنس

صلی اللہ علیہ وسلم: أتموا الصف المقدم ثم

الذي يليہ فما كان من نقص فليكن فی الصف

الآخر رواہ بو داود(مشکوة شریف ص ۹۸،

مطبوعہ: مکتبہ اشرفیہ دیوبند)،وعن عائشة

قالت: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم:

إن اللہ وملائکتہ یصلون علی میامن الصفوف

رواہ أبو داود(حوالہ بالا)،وعن أبي أمامة

قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: إن

اللہ وملائکتہ یصلون علی الصف الأول، قالوا:

یا رسول اللہ! وعلی الثاني، قال:إن اللہ

وملائکتہ یصلون علی الصف الأول، قالوا: یا

رسول اللہ! وعلی الثانی، قال:إن اللہ

وملائکتہ یصلون علی الصف الأول، قالوا: یا

رسول اللہ! وعلی الثاني، قال: وعلی الثاني،

الحدیث رواہ أحمد(حوالہ بالا، ص ۹۸،۹۹)،

قال: قال رسول اللہ صلی وعن أبي هريرة

اللہ علیہ وسلم:توسطوا الإمام وسدوا الخلل

رواہ أبو داود(حوالہ بالا ص ۹۹)،، عن ابن

قال: قیل للنبي صلی اللہ علیہ وسلم: عمر

إن میسرة المسجد تعطلت فقال النبي صلی

اللہ علیہ وسلم: من عمر میسرة المسجد کتب

لہ کفلان من الأجر(سنن ابن ماجہ ص ۷۱،

مطبوعہ: مکتبہ اشرفیہ دیوبند)، قولہ:"من

عمر میسرة المسجد الخ لما بین النبي صلی

اللہ علیہ وسلم فضیلة ترک الناس قیامهم

بالمیسرة فتعلطت المیسرة فأعلمهم أن

فضیلة المیمنة إذا کان القوم سواء في جانبي

الإمام، وأما إذا کان الناس فی المیمنة أکثر

لکان لصاحب المیسرة کفلان من الأجر ،

والحاصل أنہ يستحب توسط الإمام(انجاح الحاجہ حاشيہ سنن ابن ماجہ ص ٧١)، وفى القهستاني:وكيفيتہ أن يقف أحدهما بحذائہ والآخر بيمينہ إذا كان الزائد اثنين ،ولو جاء ثالث وقف عن يسار الأول والرابع عن يمين الثاني والخامس عن يسار الثالث وهكذا اھ(شامى ٢: ٣٠٩، مطبوعہ: مكتبہ زكريا ديوبند)،ومتى استوى جانباه يقوم عن يمين الإمام إن أمكنہ(شامى ٢:٣١٠) قولہ:"وخير صفوف الرجال أولها":لأنہ روي فى الأخبار "أن اللہ تعالى إذا أنزل الرحمة على الجماعة ينزلها أولاً على الإمام ، ثم تتجاوز عنہ إلى من بحذائہ فى الصف الأول،ثم إلى الميامن،

ثم إلی المیاسر، ثم إلی الصف الثاني“، وتمامہ فی البحر (حوالہ بالا)۔ (۲): اور دوہرے اجر کا مطلب یہ ہے کہ دائیں طرف کھڑے ہونے والوں کو جتنا اجر ملے گا،اسے اس کا ڈبل ملے گا؛کیوں کہ امام کا صفوں کے بیچ میں ہونا اور اس کی دونوں جانب مقتدیوں کا برابر ہونا دائیں جانب کھڑے ہونے کی فضیلت سے زیادہ اہم ہے۔

واللہ تعالیٰ اعلم

دارالافتاء،

دارالعلوم دیوبند

پہلی صف میں رومال وغیرہ رکھ کر جگہ روک کر چلے جانے کا کیا حکم ہے؟

سوال

ایک آدمی مسجد میں آکر پہلی صف میں اپنا رومال/ ڈیکس رکھ دے، تاکہ اس کی جگہ رک جائے اور وہ موجود نہ ہو اور جو جلدی آئے وہ پہلی صف میں بیٹھ نہ سکے، تو کیا یہ جگہ روکنا صحیح ہے؟

جواب

مسجد اللہ جل شانہ کا گھر ہے، جس میں تمام مسلمان برابر کے حق دار ہوتے ہیں، اس پر کسی کی ذاتی ملکیت نہیں ہوتی، لہذا مسجد میں کسی جگہ کو ڈیکس، رومال، چادر، مصلی، تسبیح وغیرہ رکھ کر اپنے لیے متعین کرکے چلے جانا اور جماعت کے وقت آکر اس جگہ پر اپنا حق جتانا اور بیٹھے ہوئے شخص کو اس جگہ سے ہٹنے پر مجبور کرنا یا اس جگہ پر کسی کو بیٹھنے نہ دینا، یہ سب ناجائز ہے، البتہ پہلے سے مسجد میں آکر کسی جگہ بیٹھنے کے بعد بغرضِ وضو یا قرآنِ مجید لینے کے لیے اٹھتے ہوئے اس جگہ پر رومال، تسبیح وغیرہ رکھ کر جانا، یا آس پڑوس میں بیٹھے شخص کو کہہ کر جانا جائز ہے، اور اس طرح

کرنے سے وہ جگہ اس شخص کے لیے مخصوص رہے گی، جیسا کہ فتاوی شامی میں ہے:

قَوْلُهُ: وَتَخْصِيصُ مَكَانٍ لِنَفْسِهِ) لِأَنَّهُ يُخِلُّ) بِالْخُشُوعِ، كَذَا فِي الْقُنْيَةِ: أَيْ لِأَنَّهُ إذَا اعْتَادَهُ ثُمَّ صَلَّى فِي غَيْرِهِ يَبْقَى بَالُهُ مَشْغُولًا بِالْأَوَّلِ، بِخِلَافِ مَا إذَا لَمْ يَأْلَفْ مَكَانًا مُعَيَّنًا. (قَوْلُهُ: وَلَيْسَ لَهُ إلَخْ) قَالَ فِي الْقُنْيَةِ: لَهُ فِي الْمَسْجِدِ مَوْضِعٌ مُعَيَّنٌ يُوَاظِبُ عَلَيْهِ وَقَدْ شَغَلَهُ غَيْرُهُ. قَالَ الْأَوْزَاعِيُّ: لَهُ أَنْ يُزْعِجَهُ، وَلَيْسَ لَهُ ذَلِكَ عِنْدَنَا اهـ أَيْ لِأَنَّ الْمَسْجِدَ لَيْسَ مِلْكًا لِأَحَدٍ بَحْرٌ عَنْ النِّهَايَةِ. قُلْت: وَيَنْبَغِي تَقْيِيدُهُ بِمَا إذَا لَمْ يَقُمْ عَنْهُ عَلَى نِيَّةِ الْعَوْدِ بِلَا مُهْلَةٍ، كَمَا لَوْ قَامَ لِلْوُضُوءِ مَثَلًا وَلَا سِيَّمَا إذَا وَضَعَ فِيهِ ثَوْبَهُ؛ لِتَحَقُّقِ سَبْقِ يَدِهِ

تَأَمَّلْ". (باب ما يفسد الصلاة و ما يكره فيها، مطلب في الغرس في المسجد، ١/ ٦٦٢)فقط

والله اعلم

ماخذ :دار الافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیۃ بنوری ٹاؤن

فتوی نمبر :144008201856

تاریخ اجراء :2019-06-02

عن عائشة أم المؤمنين ، قالت :

كان رسول ألله إذا اطَّلَعَ على أَحَدٍ من أهلِ بَيتِه كذبَ كَذْبَةً، لمْ يَزَلْ مُعْرِضًا عنهُ حتى يُحْدِثَ توبةً

--------•

• الألباني (ت ١٤٢٠)، صحيح الجامع ٤٦٧٥ • صحيح📚

موزوں پر مسح

سوال: موزوں پر مسح کرنے کا صحیح (۱) طریقہ کیا ہے (۲) اگر کسی وجہ سے موزے اتار کراسی وقت دوبارہ پہن لیں تو ان پر مسح ہو جائے گا (۳) وضو کرتے ہوئے موزوں پر مسح کیا تھا تو موزے اتارنے سے وضو ٹوٹ جائے گا

جواب نمبر: 57343

بسم اللہ الرحمن الرحیم

Fatwa ID: 219-186/Sn=4/1436-U

موزوں پر مسح کا طریقہ یہ ہے کہ ہاتھ (۱) کی انگلیاں بھگوکر کھلی ہوئی حالت میں موزوں کے اگلے ظاہری حصہ سے اوپر پنڈلیوں کی طرف خط کھینچ دیا جائے، انگلیاں پوری رکھی جائیں؛ بلکہ اگر انگلیوں کے ساتھ ہتھیلی بھی شامل کرلی جائے تو زیادہ بہتر ہے "والسنة أن یخطّ خطوطاً بأصابع ید مفرّجة قلیلاً یبدأ مِن قبل أصابع رجلہ متوجّہا إلی اأصل السّاق ومحلّہ علی ظاہر خفیہ من رؤوس أصابعہ (درمختار) وإن وضع الکفین مع الأصابع کان أحسن (رد المحتار علی الدر المختار: ۱/ ۱۴۸، ط:زکریا)

وانظر بہشتی زیور (۱/۷۲، ط: اختری) (۲) موزوہ اتارنے سے مسح ٹوٹ جاتا ہے؛ لہٰذا اگر کسی شخص نے باوضو ہونے کی حالت میں موزہ اتارا تو اس پر ضروری ہے کہ پاؤں دھوکر دوبارہ موزہ پہنے اگر بلا پاؤں دھوئے موزہ پہنا تو ایسی صورت میں موزے پر مسح کرنا درست نہیں ہے۔ (۳) موزہ اتارنے سے صرف مسح ٹوٹتا ہے وضو نہیں ٹوٹتا، لہٰذا اگر کوئی باوضو شخص موزہ اتارتا ہے تو اس کے لیے پاؤں دھوکر دوبارہ موزہ پہن لینا کافی ہے دوبارہ وضو کرنا ضروری نہیں ہے؛ البتہ اگر کرلے تو بہتر ہے۔ وناقضة ناقض الوضوء؛ لأنہ بعضہ ونزع خفّ ولو واحدًا...

وبعدہما أي النزع والمضي غسل المتوضئ رجلیہ لا غیر، قال الشامي: ینبغي أن یستحب غسل الباقی أیضًا مراعاة للولاء المستحب وخروجًا من خلاف مالک (الدر مع الرد: ۱/۴۶۳، ۴۶۴، ط: زکریا)

واللہ تعالیٰ اعلم

دارالافتاء،

دارالعلوم دیوبند

حالتِ وضو میں موزہ اتارنے سے وضو کا حکم

سوال

میں لندن میں سیل اسکن ساکس **(seal skin socks)** استعمال کرتا ہوں اور اس پر مسح کرتا ہوں۔ اب وضو کی حالت میں اگر میں یہ موزے اتارتا ہوں تو کیا میرا وضو ختم ہوجائے گا؟

جواب

جن موزوں پر شریعت میں مسح کی اجازت ہے، حالتِ وضو میں ان موزوں کو اتارنے کی صورت میں صرف پاؤں دھونے ہوں گے، پورا وضو دوبارہ نہیں کرنا ہوگا۔

تاہم یہ بھی واضح ہو کہ جن موزوں پر مسح جائز ہے وہ ایسے ہونے چاہییں کہ ان میں سے پیر کی کھال نظر نہ آئے، پانی نہ چھنتا ہو، ان کو پہن کر (بغیر جوتے پہنے) کم از کم ایک فرسخ (تین میل شرعی) چل سکتے ہوں (یعنی اتنی مقدار چلنے سے وہ پھٹیں نہیں) اور بغیر باندھے ہوئے وہ پاؤں پر خود رکیں (یعنی گاڑھے اور موٹے ہونے کی وجہ سے وہ پنڈلی پر

رک جائیں)؛ لہذا اگر یہ تمام صفات سیل اسکن میں موجود ہوں (seal skin socks) ساکس تو ان پر مسح کرنا درست ہوگا، ورنہ نہیں۔

الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) (1 / 269):
"أو جوربيه) ولو من غزل أو شعر) (الثخينين) بحيث يمشي فرسخًا ويثبت على الساق ولايرى ما تحته ولايشف إلا أن ينفذ إلى الخف قدر الغرض".

بدائع الصنائع في ترتيب الشرائع (1 / 12):

ومنها:) نزع الخفين؛ لأنه إذا)"
نزعهما فقد سرى الحدث السابق إلى
القدمين، ثم إن كان محدثًا، يتوضأ
بكماله، ويصلي، وإن لم يكن محدثًا
يغسل قدميه لا غير، ولايستقبل
الوضوء". **فقط والله اعلم**

من حديث: (تضمن الله 410 لمن خرج في سبيله لا يخرجه إلا جهاد في سبيلي..)

-06:38

تحميل المادة

10/1294- وَعَنْ أَبي هُرَيرَة، ، قَالَ: قَال رسولُ اللَّهِ ﷺ: تَضَمَّنَ اللَّه لِمنْ خَرَجَ في سَبيلِهِ، لا يُخْرجُهُ إلاَّ جِهَادٌ في سَبيلي، وإيمانٌ بِي وَتَصْدِيقٌ برُسُلي فَهُوَ ضَامِنٌ عليّ أنْ أدْخِلَهُ الجَنَّةَ، أوْ أرْجِعَهُ إِلَى مَنْزِلِهِ الَّذِي خَرَجَ مِنْهُ بِمَا نَالَ مِنْ أجْرٍ، أوْ غَنِيمَة، وَالَّذي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بيَدِهِ مَا مِنْ كَلْمٍ يُكلَم في سبيلِ اللَّهِ إلاَّ جاءَ يوْم القِيامةِ كَهَيْئَتِهِ يوْم كُلِم، لَوْنُهُ لَوْن دَم، وريحُهُ ريحُ مِسْكٍ، والَّذي نَفْسُ مُحمَّدٍ بِيدِهِ لَوْلا أنْ أَشُقَّ عَلَى المُسْلِمينَ مَا قعَدْتُ خِلاف سرِيَّةٍ تَغْزُو في سَبيلِ اللَّه أبَدًا، ولكِنْ لاَ أجِدُ سعَة فأَحْمِلَهُمْ وَلاَ يجدُونَ سعَةً، ويشُقُّ علَيْهِم أنْ يَتَخَلفوا عنِّي، وَالذي نفْسُ مُحَمَّد بِيدِهِ، لَودِدْتُ أني أغزوَ

الغزو، كاملًا رواه مسلم وروى البخاري بعضه.

11/1295- وَعنْهُ قَالَ: قَالَ رسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَا مِنْ مَكلوم يُكْلَمُ في سَبيِلِ اللَّه إلاَّ جاءَ يَوْمَ القِيامةِ، وكَلْمُهُ يَدْمى: اللوْنُ لونُ دمٍ والريحُ رِيحُ مِسْكٍ. متفقٌ عليهِ.

12/1296- وعَنْ مُعاذٍ ، عن النَّبيّ ﷺ، قَالَ: منْ قَاتَلَ في سَبيلِ اللَّهِ مِنْ رَجل مُسلِمٍ فُواقَ نَاقةٍ وجبتْ لَهُ الجَنَّةُ، ومَنْ جُرِحَ جُرْحًا في سبيلِ اللَّه أوْ نكِب نَكبَةً، فَإنَّهَا تجيءُ يَوْمَ القِيامة كأغزَرِ مَا كَانَتْ: لَوْنُهَا الزَّعْفَرانُ، ورِيحُها كالمِسكِ. رواهُ أَبُو داودَ، والترمذيُّ وقال: حديثٌ حسَنٌ صحيحٌ.